اس کتاب پر مہر قلمی و دستخط جو ہوں وہ مسروقہ ہے۔ اور کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے نہ چھاپے

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

یعنی حضرت نبیؐ کو لائے اور امت نے نبیؐ کو سچ مانا یہی متقی
ہیں خدا کے نور میں غرق ہیں انکا یہ ملک ہے جو چاہیں خدا کے
پاس سا ہی جزا ہے حاضران دربار کی سلطانوں مبارک ہو کہ شعب
الایمان جنکی تعریف حدیث صحیح میں وارد ہے حسب تحقیق علمائے
حنفیہ کتب احادیث سے انتخاب کرکے مرقوم فرمایا ہے

اور تقریر قرآنی ... عالم غیب کے

جوہر ایمانی
سر قرآنی

جیسا کہ احادیث ... معتبر صحیحہ
بشرح و بسط بیان ہوا ہے جس سے ایمان کامل
ہو جاتا ہے۔ یہ رسالہ دخول جنت کے واسطے کافی ہے۔
حرز جان ہے نور ایمان ہے۔ رضائے رحمان ہے کلید
غفران ہے امان دو جہان ہے

از انفاس مولوی عبد القادر المشہور غلام قادر قریشی
بھیروی مقیم مسجد بیگم شاہی لاہور

[illegible]

یہ رسالہ مسجد بیگم شاہی مستی دروازہ لاہور میں مل سکتی ہے

اور اس رسالہ کا دوسرا نام بہجۃ شعب الایمان معہ علم الغیب رسالہ علم الغیب اسلام کی ۱۱ کتابیں [illegible]

جس کتاب پر مہر قلمی مصنف نہ ہو وہ مسروقہ ہے - اور کوئی صاحب بلا اجازت ہمارے چھاپنے والے

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

یعنی حضرت سچ کو لائے اور امت نے سچ کو سچ مانا یہی متقی ہیں خدا کے اور ہر فرق میں انکا ملک ہے جو چاہیں خدا کے پاس یہی جزا ہے حاضران و رفیق کی مسلمانوں میں ایک جو کر شعب الایمان جنکی تعریف حدیث صحیح میں وارد ہے حسب تحقیق علمائے حنفیہ کتب احادیث سے انتخاب کر کے مرقوم فرمایا ہے اور تفسیر قرآن عالم غیب عالم کے

جوہر ایمانی
سر قرآنی

جیسا کہ تفاسیر معتبرہ میں بشرح و بسط بیان ہوا جس سے ایمان کامل ہو جاتا ہے - یہ رسالہ دخول جنت کے واسطے کافی ہے -

حرز جان ہے نور ایمان ہے - رضائے رحمان ہے کاید

غفران ہے امان دو جہان ہے

از انفاس مولوی عبد القادر المشہور غلام قادر قریشی

بھیروی مقیم مسجد بیگم شاہی لاہور ✦ ✦ ✦

یہ رسالہ مسجد بیگم شاہی مستی دروازہ لاہور میں مل سکتی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلٌّ مِّنْھُمْ مُرْتَضٰی وَمُجْتَبٰی - حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً یعنی ایمان کے چند اور ستر روشن شاخیں ہیں اَعْلَاھَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ - وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنی بڑا اونچا شعبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور پست تر مسلمانوں کے رستہ سے موذی کو ہٹانا ہے - اور حیا رخدا و خلقت سے ایک شعبہ ایمان کا ہے - اس حدیث شریف کے معنوں میں علمائے کرام نے بقدر علم و اطلاع با احادیث نبوی تفصیل فرمائی اکثر محدث اور شارحین حدیث نے فرمایا کہ مراد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کثرت شعبوں کی ہے نہ حصر در عدد مذکور - اور محققین حنفیہ سے شیخ بدر الدین عینی نے بعد بیان لطائف اس حدیث کے لفظ بضع کی تحقیق فرمائی کہ مراد اس سے سات ہیں پس مجموعہ شعب ایمان ستتر ہیں اور شیخ قدوۃ المحققین محی الدین ابن عربی ثم لیٹی وغیرہ نے فرمایا کہ بضع کا لفظ دو سے نو تک بولا جاتا ہے - تو مراد غایت عدد کا ہے یعنی وہ شعبے ہیں حسب تعداد حروف مقطعات در اوائل سور قرآنیہ ۷۸ ہیں ایک شعبہ محل مومن کے دل میں ہے اور باقی ۷۸ شعبے فرشتوں کے ہاتھ میں ہیں جو مومن کی محافظت کرتے ہیں - ان ملائکہ کے نام یہی حروف مقطعات ہیں - الم المص الرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ والصلوٰۃ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد المصطفیٰ والہ وصحبہ کل منہم مرتضیٰ ومجتبیٰ۔ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ یعنی ایمان کے چند اور ستر روشن شاخین ہین اعلٰھا قول لا الٰہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذیٰ عن طریق المسلمین۔ والحیاء شعبۃ من الایمان یعنی بڑا اونچا شعبہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور پست تر مسلمانون کے رستہ سے موذی کو ہٹانا ہے۔ اور حیا رخدا وخلقت سے ایک شعبہ ایمان کا ہے۔ اس حدیث شریف کے معنون مین علمائے کرام نے بقدر علم واطلاع بر احادیث نبوی تفصیل فرمائی اکثر محدث اور شارحین حدیث نے فرمایا کہ مراد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کثرت شعبون کی ہے نہ منحصر در عدد مذکور۔ اور محققین حنفیہ نے جیسے بدر الدین عینی نے بعد بیان لطائف اس حدیث کے لفظ بضع کی تحقیق فرمائی کہ مراد اس سے سات ہین پس مجموعہ شعب ایمان ستتر ہین اور شیخ قدوۃ المحققین محی الدین بن عربی قدس سرہ نے فرمایا کہ بضع کا لفظ دو سے نو تک بولا جاتا ہے۔ تو مراد غایت عدد کا ہے یعنی ۹ شعبے ہین بحسب تعداد حروف مقطعات در اوائل صحف قرآنیہ ۱۸ ہین ایک شعبہ کلی مومن کے دل مین ہے اور باقی ۸ ۔ شعبے فرشتون کے ہاتھ مین ہین جو مومن کی محافظت کرتے ہین۔ ان ملائکہ کے نام یہی حروف مقطعات ہین الم المص الرا

الرا الرا المرا الرا المرا کہیعص طٰہٰ طسم طس طسم الم یٰسٓ ص حٰم حٰم عسق حٰم ق ن یعنی جملہ حروف ۸۰ مین الف (۱۳) ل (۱۳) م (۱۷) ص (۳) ر (۶) ک (۱) ی (۲) ع (۲) ط (۴) ھ (۲) س (۵) ق (۲) ن (۱) ح (۷)

مگر فرشتے جدا جدا ہین۔ ایک نام مختص ہے۔ جیسا ن اور کئی نام مشترک چند ملائکہ مین ہین جیسے ل۔ م۔ را۔ س۔ ص۔ غرض یہ ملائکہ مین ہر ایک کے ہاتھ مین ایک شعبہ ایمان کا ہے جیسے مشعل نور کی جب مومن پڑھتا ہے۔ الم تو ہین فرشتے جنکے یہ نام ہین لبیک کہکر کہتے ہین کیا حکم ہے ہم بجا لاوین اگر مومن کوئی حکم کرتا ہے تو بجا لاتے ہین۔ اگر قرآن شریف مین مشغول رہتا ہے تو وہ دعا کرتے ہین شیخ نے فرمایا کہ کشف سے ان سب فرشتون کو مین دیکھتا ہون۔ کسی مومن کے ساتھ ایک کسی کے ساتھ دو اور بعض مومن کامل کے ساتھ سب ۸۰ فرشتے ہوتے ہین اسیواسطے عاملون نے لکھا ہے کہ ۸۰ حروف مقطعات لکھکر جس چیز پر چسپان کردین وہ ہر بلا سے محفوظ رہتی ہے۔ کشتی وجہاز غرق سے مکان وصندوق حرق اور سرق سے عاملون کو خواص حروف کے معلوم ہوئے فرشتون سے ناواقف ہین۔ اور جنکو فرشتون کا کشف ہے۔ وہ تمام قرآن شریف کے حروف سے واقف ہین اور ہر ایک حرف کا ایک فرشتہ خادم دیکھتے ہین۔ جتنے حروف قرآن شریف کے ہین ہر ایک حرف کا ایک خادم ہے۔ کوئی آیت پڑھکر دعا مانگین یا دم کرین تو وہ ملائکہ تاثیر دکھاتے ہین یہ ذکر طول ہے اس کے واسطے رسالہ جدا لکھا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اب فقط وہ شعبے ایمان کے لکھنے ضروری ہین جو بدر الدین عینی نے کتب احادیث سے انتخاب کر کے لکھے وہ یہ ہین تمام اہل اسلام جیسے لکھے

عامل ہونگے تو آئندہ تحقیق شیخ کی لکھی جاویگی - انہیں سے نجات اُخروی و
سعادت دنیوی محصور ہے -

کتاب شرح عینی جلد اول صفحہ ۱۵۱ - بدرالدین عینی نے کہا کہ بہت لوگوں
نے شعب الایمان لکھے ہیں - میں سب کا خلاصہ یہ لکھتا ہوں کہ شعب الایمان
تصدیق قلبی اور اقرار لسانی ہے لیکن ایمان کامل اور تصدیق قلبی - اقرار
لسانی عمل بارکان ہیں - جو تین قسم ہیں **قسم اول** تصدیق قلبی کے تیس
شعبے ہیں جن شعبوں سے کتب عقائد مشحون ہیں - (۱) اول ایمان بذات
وصفات توحید باری تعالے - بِأَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (۲) حدوث
عالم ماسوا اللہ تعالے (۳) ملائکہ پہ ایمان لانا - (۴) اَلْاِيْمَانُ بِالْكُتُبِ
الْمُنَزَّلَةِ - (۵) اَلْاِيْمَانُ بِالرُّسُلِ (۶) اَلْاِيْمَانُ بِقَضَاءٍ وقدر
خیر و شر (۷) ایمان بروز قیامت جس میں سوال منکر و نکیر و عذاب قبر
بعث و نشر حساب و وزن اعمال و عبور پل صراط و جمیع مواقف میدان
حشر داخل ہیں (۸) وعدہ جنت برائے مومنین و خلود مومنین در جنت
(۹) و اعتقاد بدخول کفار در جہنم - و خلود کفار فی النار (۱۰) و محبت محبوبان خدا
جس میں صحابہ کرام و اہل بیت - اولیائے عظام و سائر صالحین و
ابرار - اور عترت رسول اللہ و آل حضرت داخل ہیں (۱۲) جس شخص کی
محبت ہو اوس کا اتباع محبت کی صورت ہے - (۱۳) اخلاص یعنے ریا و
نفاق کا ترک کرنا - (۱۴) توبہ کرنا اور ندامت از گناہ (۱۵) خوف عذاب
(۱۶) رجا بر اعمال صالح (۱۷) ناامیدی کا ترک کرنا - (۱۸) شکر بر نعمت
شداز (۱۹) وفائے عہد - (۲۰) صبر بر تکالیف (۲۱) تواضع یعنے تعظیم بزرگان
دین (۲۲) رحمت و شفقت بر ضعفاء و مساکین و ایتام و مستورات
(۲۳) رضا بقضاء الٰہی (۲۴) توکل یعنے اعتماد در جمیع امور بر تقدیر اللہ -
(۲۵) ترک عجب یعنی خود پسندی و ترک تکبر یعنے اپنی خود ثنائی اور پاک

دامنی کا اظہار اور گھمنڈ کرنے (۲۶) ترک حسد یعنی اندرونی کپٹ اور شحن
یعنی کینہ و سوخت دلی مسلمانوں کی نسبت نہ کرنا (۲۷) ترک غضب
(۲۸) کھوٹا پن یعنی بدظنی اور فریب کو ترک کرنا - (۲۹) ترک دنیا و
مال و منال (۳۰) ترک جاہ و جلال -

قسم ثانی - یعنی اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ کے سات شعبے ہیں - (۱) کلمہ
توحید کا زبان سے کہنا (۲) تلاوت قرآن مجید فرقان حمید (۳) علم
فقہ شریف کا پڑھنا - (۴) دعائے حاجات و دعائے خیر و دفع شر
(۵) ذکر الٰہی جس میں سب اقسام ذکر کے داخل ہیں (۶) استغفار
از معاصی (۷) لغویات اور فضول اور بیہودہ گوئی سے اجتناب و پرہیز کرنا

قسم ثالث یعنی عمل بالارکان کے شعبے چالیس ہیں اور یہ تین قسم کے
ہیں - اول مختص بذات الاشخاص جو تعداد میں سولہ ہیں (۱) طہارت
ثوب و مکان و بدن جس میں وضو و غسل بدن از نجاست حقیقی و حکمی
داخل ہے - (۲) اقامت صلوٰۃ یعنے فرائض و نوافل و قضا اور نماز
کے فرائض و واجبات و سنتیں و مستحبات داخل ہیں (۳) صدقہ
جس میں زکوٰۃ کفارات و صدقہ فطر - و نفقات ذی رحم - و ضیافت
مہمانان و ولائم و عرائس اولیاء سب داخل ہیں - (۴) روزہ کے سب
اقسام یعنے روزہ ہائے رمضان و کفارات و ایام بیض و ستہ شوال
سب داخل ہیں (۵) حج و عمرہ مع جمیع ارکان و واجبات و سنتیں -
(۶) اعتکاف در ماہ رمضان جس میں لیلۃ القدر کی طلب و جستجو
بھی داخل ہے (۷) اپنا دین لیکر کفار سے دور ہو جانا جس میں ہجرت
از دار الکفر و دار الحرب یعنے ہو سکے دار الاسلام داخل ہے - (۸) نذر یعنی
مباح کو اپنے ذمہ واجب کر لینا اسے وفائے نذر یا ایجاب ساتھ
اللہ کے ہو یا ساتھ عباد اللہ کے - مثلاً خدا تعالے کے ساتھ عہد کیا کہ اگر

میرا یہ کام ہو جائیگا تو تین صوم - یا صلوٰۃ یا صدقہ تیرے نام ادا کرونگا یا کسی بندہ کے ساتھ ہو - اسطرح پر کہ اگر تو یہ کام کرے تو میں اسقدر تجھکو دونگا - یا تیرے ساتھ کوئی اور سلوک کرونگا غرض نذر ایجاب مباح کا نام ہے - مال وغیرہ - (۹) تَحَرِّی فِی الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کا احتیاط کرنا کہ اسمیں کوئی شائبہ نقصان کا نہو جاوے (۱۰) ادائے کفارہ یعنی عتق عبد یا لباس یا خوراک دس آدمیون کا یا تین دن روزہ کفارہ قسم میں اور ساٹھ آدمیون کو دو وقتہ خوراک یا ساٹھ روزہ کفارہ صوم وظہار میں (۱۱) ستر عورت مرد کو ناف سے تا زیر زانون - اور عورت کو سارا بدن سوائے ہاتھون کی ہتھیلیون کے اور پاؤن کے داخل نماز ہو یا خارج از نماز فرض ہے (۱۲) قربانی [illegible] زبان سے نذر کرے اُس کا ادا کرنا - (۱۳) میت مومنین کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرنا - (۱۴) قرضہ ادا کرنا (۱۵) معاملات یعنے بیع و شراء و کفالہ و حوالہ و ہبہ وغیرہ و صحیح معاملات میں صفائی حسب شرع قائم رکھنا ربو و مال و سود و رہن سے اجتناب کرنا - (۱۶) شہادت ادا کرنی بوجہ کامل اور اس کے اخفا سے پرہیز کرنا -

دوسری قسم عمل بالارکان کا مختص بمتعلقین ہے - اور یہ چھ شعبے ہیں (۱) نکاح کرکے حرام سے بچنا (۲) عیال کے حقوق نان و نفقہ ادا کرنا جس میں نوکرون سے نرمی کے ساتھ سلوک کرنا داخل ہے (۳) والدین اور باقی اہل حقوق کے ساتھ وفاداری اور سلوک کرنا اور انکی نافرمانی سے بچتے رہنا (۴) تربیت و تعلیم و تادیب اولاد کی (۵) صلہ رحمی کو قائم رکھنا یعنے رشتہ دارون سے میل جول و ملاقات کرنی - اور رشتہ قائم رکھنا - (۶) طاعت الموالی یعنی غلام کو اپنے آقا کی شاگرد کو استاد کی اور مرید کو اپنے

مرشد کی اطاعت کرنا -

تیسری قسم عمل بالارکان کا عامہ مومنین کے ساتھ متعلق ہے اور اسکے ۱۸ شعبے ہیں - (۱) حکومت بالعدل (۲) جماعت مسلمین کے ساتھ اتفاق کرنا یعنی جماعت اول صحابہ کرام کی پھر تابعین اور مجتہدین کی ہے پابندی تابعین اور صالحین امت کی ہے - بعدہ جماعت اہل مکہ و مدینہ یعنی حرمین شریفین کی ہے کہ انکا تقوی و صلاح مُسَلَّم فی الدین ہے انکا مخالف دور از رحمت خدا ہے (۳) اولے الامر یعنی سلاطین امر معروف کرنیوالون کی تابعداری کرنی - (۴) باہم مسلمانون کا اتفاق کرانا نرمی سے ہو یا گرمی سے ہو جسمین قتال خوارج و باغیان یعنی مخالفین عقائد جس میں مخالف عقیدہ اہل سنت والجماعت داخل ہے - جیسا کہ شامی نے کتاب البغاۃ میں مخالف اہل سنت والجماعت کو خوارج و باغی لکھا ہے (۵) وفاداری پر مدد و اعانت کرنی (۶) امر معروف و نہی عن المنکر یعنی نیکی کا امر کرنا اور بدی سے ہٹانا (۷) اقامۃ الحدود یعنی پادشاہ کو مرتکب کبائر پر حدود اللہ جاری کرنے یعنے قصاص قاتل سے لینا - زانی اور شرابی پر حد لگانی - اور قطع ید سارق کا کرنا - اور دیگر تعزیرات ماسوائے ان جرائم کے حسب رائے حاکم جاری کرنا (۸) جہاد فی سبیل اللہ کرنی تاکہ بندی سد ثغور یعنی دار الحرب کے راہ گذرون پر چھاؤنیان ڈالنیان - (۹) امانات کا ادا کرنا یعنی خمس یعنی پانچوان حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے - مال غنیمت سے ادا کرنا (۱۰) کسی مسلمان کو قرض حسنہ دینا - اگر لیا ہو تو پورا ادا کر دینا - (۱۱) ہمسایہ کی عزت و خدمت کرنا (۱۲) مال کا جمع کرنا بطریق وجہ حلال - (۱۳) انفاق مال بوجہ حلال و بلا اسراف بقدر حاجت و بلا زیادت و نقصان (۱۴) مومنین کے سلام کا جواب

مرشد کی اطاعت کرنا۔

تیسرا قسم عمل بالارکان کا عامہ مومنین کے ساتھ متعلق ہے اور اسکے ۱۸ شعبے ہیں۔ (۱) حکومت بالعدل (۲) جماعت مسلمین کے ساتھ اتفاق کرنا یعنی جماعت اولی صحابہ کرام کی پھر تابعین اور مجتہدین کی ہے پابندی تابعین اور صالحین امت کی ہے۔ بعدہ جماعت اہل مکہ و مدینہ یعنی حرمین شریفین کی ہے کہ انکا تقوی و صلاح مسلم فی الدین ہے انکا مخالف دور از رحمت خدا ہے (۳) اولے الامر یعنی سلاطین امر معروف کرنیوالوں کی تابعداری کرنی۔ (۴) باہم مسلمانوں کا اتفاق کرانا ضروری ہے جو باغی ہے ہو جیسے قتال خوارج و باغیان یعنی مخالفین عقائد جس میں مخالف عقیدہ اہل سنت والجماعت داخل ہے۔ جیسا کہ شامی نے کتاب بغاۃ میں مخالف اہل سنت والجماعت کو خوارج و باغی لکھا ہے (۵) وفاداری پر مدد و اعانت کرنی (۶) امر معروف نہی عن المنکر یعنی نیکی کا امر کرنا اور بدی سے ہٹانا (۷) اقامۃ الحدود یعنی بادشاہ کو مرتکب کبائر پر حدود اللہ جاری کرنے یعنی قصاص قاتل سے لینا۔ زانی اور شرابی پر حد لگانی۔ اور قطع ید سارق کا کرنا۔ اور دیگر تعزیرات ماسوائے ان جرائم کے حسب رائے حاکم جاری کرنا (۸) جہاد فی سبیل اللہ کرنی تاکہ یعنی سد ثغور یعنی دار الحرب کے راہ گذروں پر چھاونیاں ڈالنیاں۔ (۹) امانات کا ادا کرنا یعنی خمس یعنی پانچواں حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے۔ مال غنیمت سے ادا کرنا (۱۰) کسی مسلمان کو قرض حسنہ دینا۔ اگر لیا ہو تو پورا ادا کر دینا۔ (۱۱) ہمسایہ کی عزت و خدمت کرنا (۱۲) مال کا جمع کرنا بطریق وجہ حلال۔ (۱۳) انفاق مال بوجہ حلال (بلا اسراف) بقدر حاجت و بلا زیادتی و نقصان (۱۴) مومنین کے سلام کا جواب

دینا باستثناء ان حالات کے جہاں سلام دینا مکروہ ہے۔ مثلاً بوقت قرأۃ قرآن شریف یا بوقت سماع اذان یا بوقت اکل طعام یا بحالت برہنگی۔ یا بحالت نا مشروع وقت اشتغال بعصیان۔ (تشریح) یہ رد سلام مختص بسلام زیارت اشخاص ملاقات ہے۔ اور جو شخص عند الحاکم برائے ادائے شہادت یا در مسجد برائے نماز آوے اور سلام کہے اور اہل محکمہ یا اہل مسجد کو سلام کہے۔ تو اس سلام کا جواب واجب نہیں ہے۔ (۱۵) تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ یعنے چھینک کا جواب دینا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھے تو سامع یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے (۱۶) کسی کو ضرر نہ پہنچانا۔ (۱۷) بیہودہ بات ولہو ولعب سے پرہیز کرنا۔ (۱۸) مسلمانوں کے رستہ سے موذی دور کرنا۔ وَالسَّلَامُ وَخَیْرُ الْاَحْکَامِ ۔ عینی شرح بخاری جلد ثانی ص

بذیل حدیث فَاِنِّیْ اَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی فِیْ جِہَتِہٖ قِبْلَتِیْ یعنے میں پیچھے والے کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا سامنے میں وَفِیْہِ دَلَالَۃٌ لِلْاَشَاعِرَۃِ حَیْثُ لَا یَشْتَرِطُوْنَ فِی الرُّؤْیَۃِ مُوَاجَہَۃً وَلَا مُقَابَلَۃً وَجَوَّزُوْا اِبْصَارَ اَعْمَی الصِّیْنِ بَقَّۃَ الْاَنْدَلُسِ ثُمَّ قَالَ هُوَ الْحَقُّ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّۃِ اَنَّ الرُّؤْیَۃَ لَا یُشْتَرَطُ لَهَا عَقْلًا عُضْوٌ وَلَا مُقَابَلَۃٌ وَلَا قُرْبٌ فَلِہٰذَا حَکَمُوْا بِجَوَازِ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الدَّارِ الْاٰخِرَۃِ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَۃِ فِی الرُّؤْیَۃِ مُطْلَقًا وَلِلْمُشَبِّہَۃِ وَالْکَرَّامِیَّۃِ فِیْ خُلُوِّہَا عَنِ الْمُوَاجَہَۃِ وَالْمَکَانِ فَاِنَّہُمَا اِنَّمَا جَوَّزُوْا رُؤْیَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی لِاعْتِقَادِہِمْ کَوْنَہٗ تَعَالٰی فِی الْجِہَۃِ وَالْمَکَانِ وَاَہْلُ السُّنَّۃِ اَثْبَتُوْا رُؤْیَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِالنَّقْلِ وَالْعَقْلِ کَمَا ذُکِرَ فِیْ مَوْضِعِہٖ وَبَیَّنُوْا بِالْبُرْہَانِ عَلٰی اَنَّ تِلْکَ الرُّؤْیَۃَ مُبَرَّأَۃٌ عَنِ الْاِنْطِبَاعِ وَالْمُوَاجَہَۃِ وَاتِّصَالِ الشُّعَاعِ بِالْمَرْئِیِّ یعنے اس حدیث میں اہل سنت اشاعرہ کی سند ہے کہ رویت میں مواجہت اور مقابلہ ضرور نہیں اور جائز رکھتے ہیں کہ چین میں اندھا ملک افریقہ کے مچھر کو دیکھے کہتا ہوں یہی حق ہے نزدیک اہل سنت جماعت کے کہ رویت میں عقلاً شرط نہیں کہ آنکھ سے دیکھے یا مقابلہ ہو یا قرب ہو۔

دینا۔ یا ستشار ان حالات کے جہاں سلام دینا مکروہ ہے۔ مثلاً بوقت قراۃ قران شریف یا بوقت سماع اذان یا بوقت اکل طعام یا بحالت برہنگی۔ یا بحالت نا شروع وقت اشتغال بعصیان۔ (تشریح) یہ رد سلام مختص بسلام زیارت اشخاص ملاقات ہے۔ اور جو شخص عند الحاکم برائے ادائے شہادت یا در مسجد برائے نماز آوے اور سلام کہے اور اہل محکمہ یا اہل مسجد کو سلام کہے۔ تو اس سلام کا جواب واجب نہیں ہے۔ (۱۵) تَشْمِیتُ الْعَاطِسِ یعنے چھینک کا جواب دینا جب چھینکنے والا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑہے تو سامع یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے (۱۶) کسی کو ضرر نہ پہنچانا۔ (۱۷) بیہودہ بات ولہو و لعب سے پرہیز کرنا۔ (۱۸) مسلمانوں کے رستہ سے موذی دور کرنا۔ وَالسَّلَامُ وَخَيْرُ الْأَحْيِتَامِ ۔ عینی شرح بخاری جلد ثانی صفحہ ۲۲۳ بذیل حدیث فَاِنِّی اَرٰی مِنْ خَلْفِی کَمَا اَرٰی فِی جِهَتِهٖ قِبَلِی یعنے میں پیچھے والے کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا سامنے میں وَفِیْهِ دَلَالَةٌ لِلْاَشَاعِرَةِ حَیْثُ لَا یَشْتَرِطُوْنَ فِی الرُّؤْیَةِ مُوَاجَهَةً وَلَا مُقَابَلَةً وَجَوَّزُوْا اِبْصَارًا عَمَی الصِّیْنِ بَقَّةَ اَنْدُلُسَ قُلْتُ هُوَ الْحَقُّ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ الرُّؤْیَةَ لَا یُشْتَرَطُ لَهَا عَقْلًا عُضْوٌ وَلَا مُقَابَلَةٌ وَلَا قُرْبٌ فَلِذٰلِكَ حَكَمُوْا بِجَوَازِ رُؤْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الدَّارِ الْاٰخِرَةِ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَةِ فِی الرُّؤْیَةِ مُطْلَقًا وَلِلْمُشَبِّهَةِ وَالْكَرَّامِیَّةِ فِیْ خُلُوِّهَا عَنِ الْمُوَاجَهَةِ وَالْمَكَانِ فَاِنَّهُمْ اِنَّمَا جَوَّزُوْا رُؤْیَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی لِاِعْتِقَادِهِمْ كَوْنَهٗ تَعَالٰی فِی الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ اَثْبَتُوْا رُؤْیَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالنَّقْلِ وَالْعَقْلِ كَمَا ذُكِرَ فِیْ مَوْضِعِهٖ وَبَیَّنُوْا بِالْبُرْهَانِ عَلٰی اَنَّ تِلْكَ الرُّؤْیَةَ مُبَرَّأَةٌ عَنِ الْاِنْطِبَاعِ وَالْمُوَاجَهَةِ وَاتِّصَالِ الشُّعَاعِ بِالْمَرْئِیِّ یعنے اس حدیث میں اہل سنت اشاعرہ کی سند ہے کہ رویت میں مواجہت اور مقابلہ ضرور نہیں اور جایز رکھتے ہیں کہ چین میں اندہا ملک اندلس کے مچہر کو دیکھے کہتا ہوں میں یہی حق ہے نزدیک اہل سنت جماعت کے کہ رویت میں عقلاً شرط نہیں کہ آنکہ سے دیکھے یا مقابلہ ہو یا قرب ہو۔

رسالہ علم الغیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی **اَمَّا بَعْدُ** پس مسئلہ علم الغیب کا اہم مسائل اعتقادی سے ہے اب سوال ہے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت سلطان شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ پڑہنا اور اونکا سننا صحیح ہے یا نہیں اس مسئلہ کو مدلل بدلیل آیت و حدیث بیان کرو وباللہ التوفیق **الجواب** یہ مسئلہ مزلت الاقدام علمائے کرام میں شبہ ہے سب کو دہوکا ہوا بڑے بڑے رسالے لکہے لیکن مفید مطلب نہوئے لفظ غیب سے معنے مراد کو نہ پہنچے اور وظیفہ معمولہ میں فقرائے صوفیہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا بوضاحت نہ بیان ہوا غائب کے پکارنے کو علم غیب لکہتے رہے اور فریق مخالف خاموش ہو رہی کہتا رہا کہ اگر علم غیب ہوتا ہے تو بالہام ربانی ہوتا ہے ہر وقت نہیں ہوتا۔ قائل اور مجیب اصل مطلب سے بے نصیب رہے اور مطلب آیت کریمہ عالم الغیب والشهادة کا عموم علم باریتعالی کا ساتھ ظاہر اور باطن کے اور آیۃ کریمہ لا یعلم الغیب الا اللہ یعنے غیب کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اس سے خصوص علم غیب کا بذات اللہ ہے پس جو کچھ عالم شہادت میں واقعہ ہوا اسکا علم خاصہ خدا نہیں دوسرے اور آدمی اور جنات و حیوانات بہی شریک ہیں یہ بات کہ دور او نزدیک سے یکسان جاننا اور ہر وقت ہر ایک واقعہ عالم شہادت کا شاہد و عالم ہونا خاصہ خدا ہے یا نہیں علم غیب جو خاصہ خدا تعالی کا ہے

وہی ہے جو متعلق بذات اقدس ہے اور جو کچھ مخلوق ہے وہ عالم شہادت
ہے عالم شہادت اسیواسطے نام رکہا کہ وہ خلقت سے مخفی نہین
جو مخلوق فطرت اصلی پر ہے اور اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتی ہے
اوسیکو کوئی شے عالم شہادت کی مخفی اور پوشیدہ نہین ہر ذرہ عالم کا
تسبیح کرتا ہے سبکو دیکہتا ہے سبکی باتین سنتا ہے لیکن اسکی بات
سمجھ تمہین نہین آتی اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَہُمْ یعنے ہر چیز تسبیح کرتی ہے لیکن تم تسبیح
اونکی نہین سمجہتے انسان کامل کو اللہ تعالی نے اپنا خلیفہ بنایا خلیفہ
کا حکم تبہی جاری ہوتا ہے جب مخلوق کی بات چیت حرکات
نیک وبد سے واقف ہو ہر چیز کو خطاب کرکے حکم فرمائے وہ چیز
خلیفہ کی بات سمجہتی ہو دیکہو اللہ تعالی نے فرمایا ہے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
اَخْبَارَهَا جس دن زمین اپنی سب باتون کی خبر دے گی زمین دیکہتی
سنتی ہے مگر بلا اذن خدا کے بولتی نہین قیامت مین جب اذن ہوگا
سب کچھ کہدے گی ایسا ہی آفتاب بعد غروب کے سجدہ پیش عرش
رب العالمین کرتا ہے اور اللہ تعالی پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیسے تھے
تو عرض کرتا ہے کہ جب مین گیا تو ذکر کرتے تھے اور جب مین آیا تو ذکر کرتے
تھے اب آفتاب کے بعد کو خیال کرکے گوشہ نشینون کے اذکار خفیہ
سننا علم غیب نہین ہے اور ایسا ہی درخت و آسمان بہشت و دوزخ
ہر ایک نیک و بد کو جانتے ہین اور قیامت مین سب گواہی دینگے دوزخ
گنہگار کو اپنی طرف کہینچے گا بہشت نیکوکار کو اپنی طرف مقناطیس کیطرح جذب
کرلیگا۔ اسیواسطے حدیث شریف مین آیا ہے مومن کامل پل صراط
سے مثل برق خاطف کے ایک چمک مین گذر جاوینگے بعض تیز آندہی
کی طرح جاوینگے بعضے گہوڑے کیطرح جاوینگے حدیث شریف مین

ہے کہ مومن کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اسی وقت دوزخ
کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ نُوْرِ الْمُؤْمِنِ غرض عالم شہادت مین دو
سے دوری بہشت و دوزخ ہے کیونکہ بہشت بر آسمان ہشتم ہے جسکا
آسمان عرش ہے اور دوزخ زیر ہفت زمین ہے جب مومن کی آواز
مونہہ سے نکلتی ہے تو دوزخ سنتا ہے اور بہشت والے بہی اسی
طرح سنتے ہین حدیث شریف مین ہے جب عورت اپنے شوہر
صالح کو رات کیوقت تخلیہ مین خفا ہوکر کچھ کہتی ہے تو حوران بہشتی
اوسکی آواز سنکر کہتی ہین اے کمبخت تو اس نیک مرد کا دل رنجہ کیا
کریہ چند روز تیرے پاس مہمان ہے ہمارے پاس آنیوالا ہے یہ کہنا۔
اور سننا حورون کا اور دیکہنا ہر وقت اور ہر شخص عورت کے ساتھ ہوتا
ہے جو حورین نامزد جس مومن کی ہو رہی ہین اوس کی عورت سے
یہی خطاب کرتی ہین اور فرشتے آسمانون کے جب امام وَلَا الضَّآلِّیْنَ
پڑہتا ہے آمین کہتے ہین خصوصیت کسی آسمان کی نہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چاند کو اشارہ انگلی سے کیا تو وہ دو ٹکڑے
ہوگیا ایک ٹکڑا اکہڑا رہا دوسرا مشرق کو چلا گیا جب وہ ٹکڑا اپنی جگہ واپس
گیا تو دوسرا ٹکڑا مغرب کو چلا گیا چاند دیکہتا سنتا تہا حکم مان کر انگلی
کا اشارہ سمجہکر شق ہوگیا اسیطرح جس درخت کو حضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے بلایا وہ بولا جس پتہر کو بلایا وہ ہی کلمہ شہادت پڑہتا رہا
اور جب حضرت شتر پر سوار ہوکر سفر مین رات کو پہنچے تو درخت
سامنے والے ہٹ جاتے حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت روان
پر دربار لگائے ہوئے چند ماہ کے سفر سے جنگل و دشت دور دراز
سے آواز چیونٹی کا سننا اور ہنسنا پہر چیونٹی کو خطاب کرنا اوس کا
جواب دینا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ پاکون کو دور و نزدیک سے دیکہنا

سنداً یکساں ہے شیخ محی الدین عربی قدس سرہ فرماتے ہیں اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور سے زمین و آسمان وغیرہ کو روشن کرکے قائم کر رہا ہے وہ نور سب ذرات کے اندر ظاہر ہے جب عارف کا دل منور بنور الٰہی ہو جاتا ہے تو ہر چیز دور و نزدیک بذریعہ اس نور کے یکساں نظر آتی ہے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ نُّوْرِیْ یعنے اللہ تعالےٰ نے اول میرا نور پیدا کیا پھر خلقت کو میرے نور سے پیدا کیا جیسے سب مخلوق پر از نور الٰہی جو نور نبوی ہے معمور ہو رہی ہے۔ اس نور کے سبب سب حضور نبوی میں حاضر ہیں غائب کوئی نہیں اسکی مثال علما نے لکھی ہے جیسے چودھویں رات کا چاند کہ ہر جگہ میں یکساں نور افشاں و حاضر ہے یہ ذکر عالم شہادت کا ہے اور عالم غیب جسکا علم خاصہ الٰہی ہے وہ بتعلیم اللہ تعالےٰ کے حضرت اور وارثان حضرت کو حاصل ہے فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنے غیب خاص اپنا سوائے اپنے رسول پسندیدہ کے کسی کو نہیں دکھاتا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے فرق کیا ہے کہ خدا رسول کو اصل غیب کہا دیتا ہے اور ولی کو عکس غیب یعنے ولی کے دل پر غیب کا نقش ہو جاتا ہے جیسا شیشہ میں باغ و مکان کا نقش آجاتا ہے تو شیشہ کے دیکھنے سے باغ دکھائی دیتا ہے اور رسول خدا باغ دیکھتا ہے۔ غرض رسول و ولی پر کشف غیب خاصہ خدا کا ہو جاتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم ذاتی ہے اور رسول و ولی کو کشفی۔ رسول و ولی میں بھی کشف بالذات اور بالواسطہ کا فرق ہے اس علم غیب سے جو خاصہ خدا ہے بحث کرنی کہ رسول و ولی کو ہے یا نہیں

بالکل ایمان سے دور ہے کیونکہ علم غیب کے ذریعہ سے رسول بنے اور رسول کے ذریعہ سے ولی بنے اب یہ بات کہ رسول و ولی کو کس قدر علم غیب ہے یہ باب بیجا ہے کیونکہ جو علم قرآن شریف میں ہے جسکے ساتھ ایمان لانا فرض ہے وہ جملہ اسما و صفات و احکام باریتعالیٰ کے ہیں اور جملہ احوال قیامت کے میدان حشر کے اور بہشت دوزخ کے ابد الآباد تک یہ سب علوم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بتمام و کمال روشن ہیں آپ کا ارشاد ہے اُوْتِیْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یعنے مجھکو اللہ تعالےٰ نے علم اولین و آخرین کا دیا ہے کوئی علم ہو ستارہ و نجوم یا احکام شریعت کے ہوں یا احوال ملائکہ کے ہوں سب کچھ حضرت کو حاصل ہے اور حضرت کے وارثان پر بسبب تابعداری و تقوے کے روشن ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ الآیۃ یعنے جو شخص ایمان لاوے اور تقوے کرے اسکو روح دیتے ہیں ہم اور نور جس کے سبب لوگوں کے اندرونی حالات کے سیر کرتا ہے ایسا ہی حضرت غوث پاک نے فرمایا ہے کہ اگر شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمکو سارے حالات اندرونی کی خبر دیتا اور تم میرے سامنے ایسے ہو جیسے شیشے کے اندر کی چیز نظر آتی ہے مگر اظہار اسرار باطنی کا حکم شرعی نہیں بعد اس تمہید کے تعریف نبی و رسول اولو العزم اور خاتم النبیین اور ولی و خاتم الاولیا کی جدا جدا کرنی واجب ہے کہ ہر مومن اپنے ایمان سے واقف ہو اور ناواقفی سے چاہ ضلالت میں نہ پڑے۔ زرقانی شرح مواہب اللدنی صـ۲۲ قال الغزالی النبوۃ عبارۃ عما یختص به النبی و یفارق به غیرہ ھو یختص بانواع من الخواص احدھا انه یعرف حقائق الامور المتعلقة بالله و صفاته

ومشاهدةَ الدارِ الآخرةِ علماً تخالفُ العلمَ بغيرِهِ بكثرةِ المعلوماتِ و
زيادةِ الكشفِ والتحقيقِ ثانيها انّ له في نفسه صفةً بها تتمّ له
الافعالُ الخارقةُ للعادةِ كما انّ لنا صفةً تتمّ بها الحركاتُ المقرونةُ
بارادتنا وهي القدرةُ ثالثها انّ له صفةً بها يبصرُ الملٰئكةَ ويشاهدُ
هم كما انّ للبصيرِ صفةً بها يفارقُ الاعمىٰ رابعها ان له صفةً
بها يدركُ ما سيكونُ في الغيبِ فهذه كمالاتٌ وصفاتٌ ينقسم
كلٌّ منها الى اقسامٍ انتهىٰ امام غزالیؒ نے فرمایا نبوۃ مراد ہے
اوس وصف سے جو مختص ہے ساتھ نبی کے اور ممتاز ہوتا ہے
ساتھ اسکے غیروں سے اور نبی مختص ہے ساتھ چار خواص کے ایک یہ
ہے کہ اوسکے ساتھ جانتا ہے حقائق امور متعلقہ ساتھ اللہ کے
اور اوسکی صفات کو اور ملائکہ اور دار آخرت کو ایسا علم کہ جس کے
سبب دوسرون سے ممتاز ہو جاتا ہے ساتھ کثرت معلومات
کے اور زیادتی کشف کے اور ساتھ تحقیق کے دوسرا خاصہ یہ ہے کہ
اوس مین ایک ایسا وصف ہے جس سے معجزات پورے کرتا ہے
جیسا کہ ایک ہماری صفت ہے جسکے ساتھ پوری حرکات ارادیہ
ہوتی ہین اس صفت کا نام قدرت ہے تیسرا خاصہ یہ ہے کہ
اس مین نور ہے جسکے ساتھ فرشتون کو مشاہدہ دیکھتا ہے جیسا کہ بینا
آدمی کیواسطے ایک نور ہے جسکے سبب نابینا سے ممتاز ہوتا ہے۔
(یعنی نبی بینا ہے اور خلقت نابینا) چوتھا خاصہ یہ ہے کہ اسکو نور ہے
جسکے ساتھ عالم غیب مین چیزون کو دیکھتا ہے جو آئندہ ظاہر ہونیوالی
ہین یہ سب خواص کمالات ہین ان صفات سے بہت اقسام پیدا
ہوتے ہین اور رسول وہ ہے جسکو حکم اظہار اور تبلیغ احکام شرع کا
حضور باریتعالی سے ہوا اور اولوالعزم رسول وہ ہین جنکو حکم جہاد و

قتال کا ساتھ مخالفین کے ہو اور خاتم النبیین وہ ہین کہ کل کمالات
انبیاء کے اور کل احکام شرائع کے اونپر ختم کمالات ذاتی و شریعت ۔
منزلہ بر خود کے جامع ہو کوئی حکم شریعت کا قیامت تک ہونیوالہ
باقی نرہجاوے انکی شریعت کاملہ کا کوئی حکم منسوخ نہین ہو سکتا او
نہ انکی شریعت کاملہ کا کوئی حکم باقی رہتا ہے اور ولی کامل وارث
۰۰۰ ۱۲۴ ایک لاکھ چوبیس ہزار علم انبیا کا اور چوبیس ہزار اپنی شریعت
کا جملہ ۰۰۰ ۱۴۸ ہزار ہے کہ جامع جمیع منازل ولایت کا ہو۔ ظاہر
مین ستو منازین انتہی درجات بہشت کے ہین اور منازل باطن
کے ایک لاکھ اٹھتالیس ہزار ہین مجمل ان منازل کا علم چار قسم ہے
ایک علم لدنی دوم علم نور۔ سوم علم جمع و تفرقہ چہارم علم طبعیات
عناصر اربعہ و مولدات ثلثہ علم لدنی وہ علم ہے کہ متعلق با مور ذاتیہ
اللہ تعالٰی کے ہو اور علم نور وہ ہے کہ متعلق با لوازم جمیع ملائکہ ہو۔ اور
جمع و تفرقہ وہ ہے کہ متعلق بجملہ احکام ایجاد عالم امکان کے ہو لوح
محفوظ اس علم کا ایک شعبہ ہے اور علم طبعیات وہ ہے کہ متعلق۔
بکائنات عالم دنیا کے ہو یہ علم ارذل العمر ہے۔ کیونکہ متغیر و تغیر معلومات
ہوتا رہتا ہے یہ علوم خاصہ اس امت مرحومہ کا ہے ان سے پہلے کیسکو
یہ علم نہین ہوا یہ ولی کامل جد عالم شہادت پر قائم ہے کل عالم کو
زیر نظر رکھتا ہے عالم شہادت عالم وجود کا نام ہے اور عالم غیب
عالم معدوم کا نام ہے جیسا کشاف مین تفسیر عالم الغیب والشہادۃ
لکھا ہے۔ اور علم غیب دو قسم ہے ایک غیب برزخی جو درمیان
غیب مطلق و عالم شہادت کے ہے جو چیز عالم شہادت سے غائب
ہو جاتی ہے اوسکی صورت عالم برزخ مین رہتی ہے علم غیب مطلق
وہ ہے کہ جو عالم برزخ سے بالا ہے وہ خاصہ الہی ہے اب غیب مطلق

کو رسول مرتضیٰ پر ظاہر کرتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا یعنے غیب خاص اپنا کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر اوس رسول پر جسکو پسند کر لیا ہو اسطرح ظاہر کرتا ہے کہ ارد گرد اسکے فرشتے حفاظت کیواسطے بھیجتا ہے یعنے درمیان اللہ تعالے کے اور رسول مرتضیٰ کے کوئی واسطہ نہیں فرشتے ارد گرد اس نور کے ہوتے ہیں جسطرح فوج حلقہ باندہے ہوئے گرد بادشاہ کے ہوتی ہے۔ یہ ملائکہ اس نور نازل کے محافظ ہوتے ہیں کہ شیطان کا خیال اندر نہ آوے اسواسطے کہ اس نور نازل میں سعادت عظمی مخلوق کی ہے علوم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حد نہیں جیسے کہ خود خدا تعالے نے فرمایا ہے وقل رب زدنی علما کہہ اے حبیب میرے اے میرے رب مجھکو علم زیادہ وہ حضرت کا علم حقائق اور معرفت کا ہر وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے کسی حد پر ٹھیرتا نہیں علم شریعت کا ختم ہوگیا اوسکی زیادتی غیر ممکن ہے مگر علم حقیقت کا اور معرفت الٰہیہ کا ہر وقت ترقی پر ہے جو شخص حضرت کے علم کی حد اور نہایت کا قائل ہو وہ مخالف حکم قرآن کا ہے۔ فتوحات کی جلد دوم باب ۳۰ جواب۔ سوال اول رسوال ثالث حکیم محمد علی ترمذی۔ باب الحادی والعشرون و ثلثمائۃ جلد ثالث۔ العالم عالمان محسوس وغیر محسوس اول عالم شہادت دوسرا عالم غیب۔ بعض اوقات غائب بعض اوقات محسوس ہوتا ہے وہی عالم شہادت ہے پس علم غیب وہ ہے جو مطلقاً محسوس ہو عقلاً یا اخباراً معلوم ہو مدرک عالم شہادت حس ہے۔ یہ مخصوص بغیر اللہ ہے کیونکہ صاحب حس عالم بالحواس سے پاک ہے۔ مدرک عالم غیب کا علم ہے بالذات اہل طریقت پر

لازم ہے کہ علاقہ ذاتی ساتھ اللہ کے رکھے۔ اسکا نام عبودیت ہے اور یہ ملک لازوال ہے اور یہ عبد عالم برزخ پہ قائم ہوتا ہے۔ برزخ عالم موہوم ہے وہ مابین غیب اور شہادت کے ہے جو چیز عالم غیب سے عالم شہادت میں آنیوالی ہے یہ عبد قائم اوس کا عالم ہے (جیسا کہ نبی کے خواص میں بیان ہوا) اور جو چیز عالم غیب سے عالم شہادت میں آتی ہے پھر فنا ہو جاتی ہے پھر عالم برزخ میں جاتی ہے اوسکا رجوع نہیں جیسے اعراض کہ متجدد بالامثال ہوتی ایسا جہان ہے یہ چیز آئی تھی وہ غیب امکانی تھا ظاہر ہو کر غیب محالی میں داخل ہوگئی (یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے) علما ظاہر و باطن اسپر متفق ہیں کہ عالم شہادت ہر وقت فنا ہوتا ہے اور نیا وجود اسکو ملتا ہے سرعت فنا اور ظہور سے چیز کا بقا معلوم ہوتا ہے جیسا بتی روشن کہ پھرا دیں تو ایک آگ کا دائرہ معلوم ہوتا ہے۔ در اصل یکسا بتی ہے کہ [illegible] ی جاتی ہے۔ ایسے ہی عالم شہادت بالاعراض عند العلماء ظاہر و باطن عند الشیخ اور کوئی نہیں جانتا کہ متجدد ہے یا باقی ہے عوام باقی جانتے ہیں۔

جب عبد اس مقام پہ قائم ہوتا ہے تو اللہ تعالے اوسکو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے مابین غیب اور شہادت کے قائم رہتا ہے۔ اور یہ مقام صدیق اکبر کا ہے یعنے اہل مشاہدہ کا۔ اور یہ واقف دونو غیبوں یعنی غیب محالی و امکانی پر مطلع ہوتا ہے۔ علم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا محیط سب مخلوقات کو جب حضرت صلعم معراج شریف میں حضور میں پہنچے۔ اللہ تعالے نے فرمایا آتک ربی یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلی ای محمد کیا آپ جانتے ہو کہ فرشتے مقرب کس بات میں بحث کرتے ہیں۔ حضرت نے عرض کیا نہیں

لازم ہے کہ علاقہ ذاتی ساتھ اللہ کے رکھے۔ اسکا نام عبودیت ہے
اور یہ ملک لایزال ہے اور یہ عبد عالم برزخ پر قائم ہوتا ہے۔
برزخ عالم موہوم ہے وہم مابین غیب اور شہادت کے ہے
جو چیز عالم غیب سے عالم شہادت میں آنیوالی ہے یہ عبد قائم
اوس کا عالم ہے (جیسا کہ نبی کے خواص میں بیان ہوا) اور جو چیز عالم
غیب سے عالم شہادت میں آتی ہے پھر فنا ہو جاتی ہے پھر عالم
برزخ میں جاتی ہے اوسکا رجوع نہیں جیسے اعراض کہ متجدد بالامثال
ہوتی ہیں جہاں سے یہ چیز آئی تھی وہ غیب امکانی تھا ظاہر ہو کر غیب
مجانی میں داخل ہو گئی (یہ مسئلہ بڑا مشکل ہے) علماے ظاہر و باطن
اسپر متفق ہیں کہ عالم شہادت ہر وقت فنا ہوتا ہے اور نیا وجود اسکو
لگتا ہے۔ بسرعت فنا اور ظہور سے چیز کا بقا معلوم ہوتا ہے جیسا
بتی روشن کر کے جگر دیں تو ایک آگ کا دائرہ معلوم ہوتا ہے ورنہ اصل ایک
بتی ہے کہ [illegible] ہری جاتی ہے۔ ایسے ہی عالم شہادت بالاعراض
عند العلماء ظاہر و بالجواہر عند الشیخ اور کوئی نہیں جانتا کہ یہ متجدد ہے یا
باقی ہے عوام باقی جانتے ہیں۔

جب عبد اس مقام پر قائم ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اوسکو اپنے قبضہ
میں کر لیتا ہے مابین غیب اور شہادت کے قائم رہتا ہے۔ اور
یہ مقام صدیق اکبر کا ہے یعنے اہل مشاہدہ کا۔ اور یہ واقف دونو
غیبوں یعنی غیب مجانی و امکانی پر مطلع ہوتا ہے۔ علم حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا محیط سب مخلوقات کو جب حضرت صلعم معراج
شریف میں حضور میں پہنچے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَتَدْرِي يَا مُحَمَّدُ فِيمَ
يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَىٰ ای محمدؐ کیا آپ جانتے ہو کہ فرشتے مقرب
کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں۔ حضرتؐ نے عرض کیا نہیں

جانتا پس اللہ تعالےٰ نے ہاتھ قدرت کا حضرتؐ کے دونو شانوں میں
رکھا۔ اوسکی سردی اور نور دل میں حضرت کے آگیا۔ زمین و آسمانوں
کی چیزیں روشن ہو گئیں پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا یا محمدؐ جانتے ہو۔
فرشتے مقربین کس میں جھگڑ رہے ہیں عرض کیا کفارات و درجات و
منجیات و مہلکات میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ گناہوں کا کفارہ
کیا عمل ہے اور درجات ترقی کا کیا عمل ہے۔ اور بہشت کی جانب
سے کیا عمل روکتا ہے۔ اور دوزخ کی جانب سے کون سا عمل بچاتا ہے
جواب کسی کو نہیں آتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم سب کا جواب دیدو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کے جواب دیئے فرشتوں نے سن لیے۔
یہ کشف ظاہر باطن کیسا وسیع ہے۔ اس سے پھر ہر وقت ترقی علم درجات
ہے۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ۔ یعنی جو حالت آئندہ ہے پہلے
سے تمہارے واسطے اچھی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر میں لکھتے
ہیں حتیٰ کہ کوئی صفت بشریت کی آپ میں نہ رہیگی سب صفات
باری تعالیٰ کے ہو جاینگے جب صفات باری تعالےٰ کے ساتھ موصوف
ہو سکے تو دیکھنا سننا حضرت کا بعینہ دیکھنا سننا خدا تعالےٰ کا ہے
اور نیز شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
کے لکھتے ہیں کہ حضرت بنور رسالت امت کے اعمال
ظاہری باطنی اور تفاوت
اعتقادات دیکھتے ہیں۔ اور حدیث تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي یعنے
امت کا عمل میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں شمار یا سرادی ہے کہ روز
مرہ حضور [illegible] حضرت کے اعمال امت پیش ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک
امتی کو حضرت پہچانتے اور دیکھتے ہیں۔ اصل اصول اس مسئلہ کا یہ
ہے کہ حضرت موصوف بصفات اللہ ہیں جس طرح اللہ سے کوئی

جانتا پس اللہ تعالےٰ نے ہاتھ قدرت کا حضرتؐ کے دونوں شانوں میں
رکھا۔ اوسکی سردی اور نور دل میں حضرتؐ کے آگیا۔ زمین و آسمانون
کی چیزیں روشن ہوگئیں پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا یا محمد جانتے ہو۔
فرشتے مقرب کس میں جھگڑ رہے ہیں عرض کیا کفارات و درجات و
منجیات و مہلکات میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ گناہوں کا کفارہ
کیا عمل ہے اور درجات ترقی کا کیا عمل ہے۔ اور بہشت کی جانب
سے کیا عمل روکتا ہے۔ اور دوزخ کی جانب سے کون سا عمل بچاتا ہے
جواب کسی کو نہیں آتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم سب کا جواب دیدو
حضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کے جواب دیئے فرشتوں نے سن لئے۔
یہ کشف ظاہر باطن کیسا وسیع ہے۔ اس سے ہر وقت ترقی علم درجات
ہے۔ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى یعنی جو حالت آئندہ ہے پہلے
سے تمہارے واسطے اچھی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر میں لکھتے
ہیں۔ حتی کہ کوئی صفت بشریت کی آپ میں نہ رہیگی سب صفات
باری تعالیٰ کے ہو جاینگے جب صفات باری تعالےٰ کے ساتھ موصوف
ہوئے تو دیکھنا سننا حضرتؐ کا بعینہ دیکھنا سننا خدائے تعالےٰ کا ہے
اور نیز شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
کے لکھتے ہیں کہ حضرت بنور رسالت امت کے اعمال
ظاہری باطنی اور تفاوت
اعتقادات دیکھتے ہیں۔ اور حدیث تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي یعنی
امت کے عمل ہر روز سامنے پیش کئے جاتے ہیں عمار یاسر راوی ہے کہ روز
مرہ صبح شام حضرتؐ کے اعمال امت پیش ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک
امتی کو حضرتؐ پہچانتے اور دیکھتے ہیں۔ اصل اصول اس مسئلہ کا یہ
ہے کہ حضرتؐ موصوف بصفات اللہ ہیں جسطرح اللہ سے کوئی

چیز مخفی نہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مخفی نہیں۔ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي کی تفسیر میں شیخ محی الدین عربی قدس سرہ لکھتے ہیں۔
یہ سات صفات باری تعالیٰ کے حضرتؐ کو دو دفعہ عنایت ہوئے
ایک دفعہ مقام قلب میں دوسری دفعہ مقام روح میں۔ وَالْقُرْآنَ
الْعَظِيمَ کی تفسیر فرمائی ہے کہ نور الٰہی مقرون بجمیع اسماء و صفات
ہے یہ ظہور حضرتؐ کو دیا گیا۔ اور علاوہ آنکہ صحابہ کرام غزوات شام وغیرہ
میں یہ ہے سنت صحابہ کی امت پر واجب العمل ہے۔ کہ سب صحابہ
ہر وقت حملہ بر اعداء یا محمد اَمِتْ اَمِتْ یا منصور اَنْزِلِ النَّصْر
یعنی اے محمدؐ کفار کو مارو اے حضرت منصور نصرت اتارو۔
دیکھو اس ندا میں تین باتیں ثابت ہیں۔ حضرتؐ کا حاضر ہونا بعد
وفات شریف کے ندا کا سننا اور امداد کرنی جو شخص اس بات کا منکر ہے
وہ قرآن شریف کا منکر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ مہاجرین و انصار
کی تعریف فرمائی۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ یعنے تم سب مخلوقات سے اچھے ہو
نیکی کا امر کرتے ہو بدی سے ہٹاتے ہو خدا انسے راضی وہ خدا سے راضی
جو جماعت صحابہ کا منکر ہو اور انکے فعل کو ناجائز سمجھے وہ کافر مطلق ہے۔
اہل اسلام پر اتباع صحابہ کرام کا فرض العین اعتقادی و ایمانی ہے۔
جس کا اعتقاد مطابق اعتقاد صحابہ کے نہیں وہ شقی ناری ہے۔ اور
معاملات اطلاع دینے حضرتؐ کی صحابہ کرام کو در معاملہ مارنے عمرو
صاحب قلعہ دارالدین کہ جسکے ساتھ اوسکا نکاح ہوا تھا وہ اوسکا بیٹا تھا
مسمی عمرو جب امیر عیاض ابن غانم کے پاس آئی اور ظاہر کیا
کہ میں مسلمان ہوتی ہوں۔ اس کا منشا تھا کہ اس فریب سے ایک
سو اصحاب کبار قلعہ میں لیجاؤں اور وہاں انکو محبوس کر کے
پھر مطالبہ کروں کہ عمرو محبوس عند العدیا ہے ان صحابہ محبوسین کے

عوض دیدو۔ تب چھوڑونگی۔ امیر عیاض ابن غانم نے جواب
دیا کہ یہ تیرا فریب ہے۔ تیرا منشا دلی یہ ہے جو ظہور ہوا۔ اور
دراصل عمود تیرا بیٹا ہے۔ فلانے پادری کا نطفہ ہے جب متولد
ہوا تو تمنے جنگل میں کپڑون میں لپیٹ کر کچھ جواہرات اوسکے پاس
رکھکر پتھر کے ستون پر رکھ دیا بعدہ وزیر پادشاہ شہریار کا تیرے
باپ کے پاس جاتا تھا۔ لڑکے کی آواز سنکر سوار بھیجا دیکھو کیا ہے
سوار نے کہا آدمی کا نوپیدا بچہ ایک بچھونے میں پڑا ہے وزیر نے
اٹھوا کر بہ حفاظت تمام شہریار کے پاس بھیجا۔ پادشاہ لاولد تھا۔
اوس نے بیٹا بنایا۔ جب جوان ہوا۔ تو امراء نے یہ تجویز کی کہ ماریہ
کے ساتھ اسکا نکاح ہو۔ ماریہ کسی زوج کو پسند نہیں کرتی تھی
اور اس لڑکے کا نام عمود رکھا تھا۔ کہ پتھر کے عمود سے اٹھایا گیا
غرض جب ماریہ کو عمود کی حسن جوانی اور لیاقت کی خبر ہوئی تو نکاح
پر راضی ہوئی۔ نکاح میں مہر یہ ٹھہرا کہ اسّی ہزار اشرفی اور دس صحابہ
کرام قربان گاہ میں ذبح کرے عمود صحابہ کے گرفتار کیواسطے ساٹھ
ہزار لشکر لیکر مسلمانون کی فوج کی طرف چلا۔ ہمارے جاسوسون نے امیر
عیاض کو خبر دی۔ کہ عمود اس ارادے سے فوج لایا اور اس جگہ اترا ہے
امیر عیاض نے امیر خالد بن ولید کو دو ہزار سوار دیکر بھیجا۔ امیر خالد بن
ولید نے دو ہزار فوج کے چار ٹکڑے کئے پانچسو یمین کی طرف اور پانچسو
یسار کی طرف اور پانچسو پیچھے اور آپ پانچسو سوار لیکر دشمن کی فوج کے
پاس گئے اور گھوڑے دوڑائے۔ دشمن کی فوج بیدار ہوکر لیس ہوگئی
امیر خالد نے ایک جرنیل کافر کو قتل کیا اور عمود کو گرفتار کر لیا۔ باقی
فوج بھاگ گئی۔ یہ قصہ سنکر ماریہ نے اپنے شوہر کے چھوڑانے
کیلئے یہ حیلہ بنایا کہ میں امیر عیاض کے پاس جاکر اسلام لاؤن اور

کہون کہ سو سوار دو قلعہ میں لیجاکر آپ کے قلعے کو فتح کرا دون۔ امیر
عیاض نے جواب دیا کہ تیرے دل میں فریب ہے تو سوچی ہے کہ اس
فریب سے اپنے شوہر کو چھوڑا لون دراصل وہ تیرا بیٹا ہے۔ اوس نے
کہا دکھاؤ کہا تو جو نشان لڑکے پر دیکھے تھے بعینہ پاتی ہے۔ ایک کان
اسکا دوسرا انسان مثال سیاہ وغیرہ ماں بیٹا گلے لگکر روئے اور مسلمان
ہوگئے ماریہ نے امیر عیاض سے پوچھا یہ خبر تمکو کس نے دی ہے کہ میرا بیٹا
ہے۔ کسی فرد بشر کو اس کی خبر نہیں تھی۔ امیر عیاض نے فرمایا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب قصہ تجھکو تیرے آنے سے پہلے فرما گئے ہیں
کہ یہ عمود فلانے پادری کا نطفہ ہے۔ ماریہ نے اوس سے حرام کا
نطفہ لیا اور اس ارادہ پر آتی ہے۔ کہ حیلے سے صحابہ کو باپ کے قلعے
میں لیجائے۔ اور قید کرکے بعوض عمود چھوڑے یا نہ چھوڑے مگر
عمود کو قید سے چھوڑا لے یہ بات سنکر ماریہ اور عمود مسلمان ہوگئے
پس یہ اندرونی خبر دینی حضرت کی عالم شہادت سے مخفی ہے جسکو
غیب کہتے ہیں۔ ایسا ہی انطاکیہ کے محاصرہ میں جب صحابہ کرام گئے
تو فلیطانوس شاہ روم مع اکثری مسلمان ہونے کو صحابہ کرام کی فوج
میں شام کیوقت آتا تھا۔ حضرت یوقنا سے باہم باتیں کرتے تھے۔
یوقنا نے کہا تم کہان جاتے ہو پہلے کہ حفاظت کیواسطے گشت کرتا
ہون۔ یوقنا کو اس نے کہا سنا ہے کہ تم مسلمان ہوگئے تھے پھر بادشاہ
روم کے پاس کیسے آئے۔ یوقنا پہلے ہان اسلام لایا تھا۔ مگر اخلاق
مسلمانون کے پسند نہ آئے۔ اسیواسطے بادشاہ روم کے پاس آیا
ہون اور دراصل یوقنا فریب کرنے کو آئے تھے۔ دل میں مسلمان
تھے۔ فلیطانوس نے کہا مسلمان اچھے ہیں اسلام اچھا ہے سب
دینون سے دین اچھا ہے سب بادشاہون سے مسلمان اچھے ہیں

غرض کیا کہ مریم علیہا السلام پیش از ولادت عیسیٰ علیہ السلام بمحراب
سب میوہ جات بلا طلب حاضر پاتین جب ولادت عیسیٰ علیہ السلام
کی ہوئی تو کھجور خشک کو ہاتھ سے ہلانیکی حاجت پڑی کہ ہلاوے تو
کھجورین گرین۔ سلسلۂ اسباب اور تجرید مین اتنا فرق ہے۔ تجرید مین
خیال کافی ہے۔ سلسلۂ اسباب مین ترتیب اسباب کی حاجت ہے
خواجہ صاحب نے فرمایا۔ خوب گفتی شیخ ابن عربی فرماتے ہین۔ کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ظہور شمسی کا ہر وقت مین ہونا سیکھا
مجھکو کبھی رات نظر نہین آئی۔ روز و شب روشن ہے۔ اور حضرت
غوث پاک کا کہنا کہ جو قدم ولایت کا حضرت نے اٹھایا وہان پہ
اپنا قدم رکھا۔ مگر قدم نبوت مستثنیٰ ہے حضرت کے مشاہدات
غوث پاک کے مشاہدات ہین وراثۃً غوث پاک نے فرمایا یا معشر
الانبیاء اوتیتم اللقب واوتینا مالم توتوہ یعنی اے جماعت
انبیاء کی تمکو لقب دیا گیا ہے ہمکو وہ چیز دی گئی ہے کہ تمکو نہین دیگئی
یعنے علوم ظاہر و باطنی سکے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوے
انکے ہم وارث ہین جیسا خادم وزیر کا پاس وزیر کے حاضر ہے اور
وزیر بادشاہ سے ہم کلام ہوتا ہے تو یہ سب اسرار وزیر اور بادشاہ
کے سنتا ہے دوسرے نواب و امرا اپنے اپنے مناسب پر کھڑے
ہین وہ کچھ نہین سنتے انکے پاس حکم تحریری جاتا ہے اوس حکم کو اپنی اپنی
ولایت مین جاری کرتے ہین نام انکا نائب السلطنت ہے اس خادم
کا نام کوئی نہین مگر جو اسرار و رموز بادشاہ اور وزیر کے ہین وہ اس کے
دل مین ہین اوسکا حافظ ہے اسکا نام ولایت ہے اور ان تحریری فرمانون
کا نام نبوت اور رسالت ہے انکو جاری کرنے کا حکم ہے اور خادم کو پوشیدہ
رکھنے کا حکم ہے اسواسطے نبی اور رسول پر اظہار معجزہ واجب ہے

یوقنا نے کہا تمہاری کلام سے ایمان معلوم ہوتا ہے فلیطانوس نے کہا
ہان مین اب مسلمانون کی فوج مین جاتا ہون انکے امیر کے پاس اسلام
ظاہر کرون۔ ابھی یہ دونون آپس مین باتین کرتے تھے کہ حضرت
ابو عبیدہ جراح امیر لشکر کا سوار آیا کہ امیر کا حکم ہے کہ فلیطانوس اسوقت
نہ آوے۔ کل کا دن جنگ مین کفار کو پیچھے سے مارتا ہوا یوقنا کے ساتھ
فتح کرکے آوے۔ اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ایمان
کی اور آنے کی اور باہم اوسکے اور یوقنا کے کلام کرنیکی موقع خاص
کی خبر دی۔ یہ عالم شہادت ہے اس شہادت کو تاریکی شب کی
نہین روکتی حضرت اور حضرت کے خواص امت کا خاصہ ہے کہ
رات دن برابر ہے اور نزدیک دور برابر ہے۔ زمین کے نیچے تحت
الثریٰ سے قاب قوسین تک برابر مشاہدہ فرماتے ہین۔ جیسا
خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین اجمیری قدس سرہ جب خواجہ
عثمان ہرونی کی خدمت مین بیعت کی۔ تو آپنے فرمایا۔ تین روزے رکھو
اور ہزار دفعہ سورہ اخلاص پڑھو اور سورہ بقرہ پڑھو۔ جب پڑھ چکے فرمایا
میری دو انگشتون کے درمیان دیکھ آسمان کی طرف۔ انگشتان بالا
کرکے فرمایا اوپر دیکھ۔ دیکھا تو قاب قوسین تک نگاہ گئی۔ دونون
انگشت نیچے کرکے فرمایا۔ اب دیکھ۔ دیکھا تو تحت الثریٰ تک نظر
گئی پوچھا۔ کہان تک دیکھا عرض کیا۔ کہ تحت الثریٰ سے قاب
قوسین تک فرمایا۔ اب کام تمہارا شروع ہوگیا۔ بعدہ ۴۰ سال صحرا
مین خواجہ کے ساتھ رہے۔ تکمیل ہوئی ولایت کبریٰ ملی پس جو کچھ
دل مین آتا ظہور پاتا۔ ایکدن خواجہ اجمیری نے حضرت حمید الدین
ناگوری کو فرمایا حمید کیا سبب چون ہیچ بنیاد ورزہ بودیم ہر چہ میخواستے
می شد۔ چون ہیچ بارا آوردیم حاجت کنکن باشد۔ خواجہ حمید الدین

اور ولی کو اخفاء کرامت فرض ہے جو ولی کرامت کو ظاہر کرتا ہے وہ
باذن اللہ کرتا ہے نبی اور رسول کو اذن ہو چکا اسیواسطے حکم ہے کہ شاہ ...
کی بلا اذن رب کوئی کام نہیں کرسکتا اور حضرت غوث پاک کو ہو چکا اسپر ... اور عالم برزخ
میں شفاعت کرینگے ... جسکا نام استغفار ہے اللہ نے فرمایا واستغفر لذنبک یعنی
استغفار کیواسطے پردہ پوشی کی دعا مانگو ۔ جو امر الٰہی ہوا اسکا بجالانا فرض ہے
جو فرض ہیں ادا کیا جاوے اسکی قبولیت میں شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ تعالےٰ
نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا جو شخص احکام الٰہی پورے بجا لاکر
تو انکی منظوری میں شک کرے اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا ادعونی استجب
لکم تم کچھ مانگو میں وہ دونگا دعا عبادت کرو میں قبول کرونگا جتنی کرامات اولیاء
سے انکا سب عبادات اور دعا کا نتیجہ ہیں اب مردے کو زندہ کرنا یا مٹی کو سونا کرنا
یا ہری کرنا اور شفا دینا سب کام خدا تعالے کے ہیں ولی کی دعا ہی دعا ہے
اللہ تعالے نے فرمایا حکایت از ابراہیم خلیل علیہ السلام واللہ خلقکم وما
تعملون یعنی اللہ نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا نیت اور ارادہ
بندہ کا فعل کام خدا کا اور حضرت غوث اعظم نے دعا کی اللہ تعالے سے کشتی
غرق شدہ کو مع اہل کشتی زندہ دریا سے نکال دی اسمیں اعتراض شرعی نہیں
کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدا تعالے کا ہے اسمیں انکار کرنا
موجب انکار قدرت الٰہی کا ہے ۔ ایسا ہی دور سے دیکھنا اور سننا دعا
کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہیں پیدا کرتا خالق الافعال
اللہ تعالے ہے فقط بندے کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اوس کے
مطابق اللہ تعالے وہ چیز پیدا کر دیتا ہے منکروں کا انکار زیادہ ہے یہ لوگ سمجھ
رہیں کہ خدا تعالے کو خالق الافعال نہیں جانتے ولی اور نبی کو خالق الافعال
سمجھکر مشرک بتاتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف صحابہ کو
سمجھاتے سب یقین کر گئے کہ بندہ کا سب فعال ہے اور خدا تعالے خالق ۲

ہم سب نے ... حبیب الرحمٰن ... تمام ...

ہو الافعال ۔ پس اعتراض منکرین کا جو ہے اصل تھا مثل تاریکی رات کے ۔ بوقت طلوع آفتاب دور ہو گیا ۔ تمام شد بالخیر ... انشاء اللہ

ذکر غرض کیا کہ مریم علیہا السلام پیش از ولادت عیسیٰ علیہ السلام بمحراب
سب میوہ جات بلا طلب حاضر پاتیں جب ولادت عیسیٰ علیہ السلام
کی ہوئی تو کھجور خشک کو ہاتھ سے ہلانیکی حاجت پڑی کہ ہلا وے تو
کھجوریں گریں ۔ سلسلہ اسباب اور تجرید میں اتنا فرق ہے ۔ تجرید میں
خیال کافی ہے سلسلہ اسباب میں ترتیب اسباب کی حاجت ہے
خواجہ صاحب نے فرمایا خوب گفتی شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ظہور شمسی کا ہر وقت میں ہوا سینہ سیکھا
مجھکو کبھی رات نظر نہیں آئی ۔ روز و شب روشن ہے ۔ اور حضرت
غوث پاک کا کہنا کہ جو قدم ولایت کا حضرت نے اٹھایا وہاں میں نے
اپنا قدم رکھا ۔ مگر قدم نبوت مستثنیٰ ہے حضرت کے مشاہدات
غوث پاک کے مشاہدات ہیں وراثۃ غوث پاک نے فرمایا یا معشر
الانبیاء اوتیتم اللقب و اوتینا مالم تؤتوہ یعنی اے جماعت
انبیاء کی تمکو لقب دیا گیا ہے ہمکو وہ چیز دی گئی ہے کہ تمکو نہیں دیگئی
یعنے علوم ظاہر و باطنی سکے جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وارد ہوئے
انکے ہم وارث ہیں جیسا خادم وزیر کا پاس وزیر کے حاضر ہے اور
وزیر بادشاہ سے ہمکلام ہوتا ہے تو یہ سب اسرار وزیر اور بادشاہ
کے سنتا ہے دوسرے نواب و امراء اپنے اپنے مناصب پر کھڑے
ہیں وہ کچھ نہیں سنتے انکے پاس حکم تحریری جاتا ہے اوس حکم کو اپنی اپنی
ولایت میں جاری کرتے ہیں نام انکا نائب السلطنت ہے اس خادم
کا نام کوئی نہیں مگر جو اسرار و رموز بادشاہ اور وزیر کے ہیں وہ اس کے
دل میں ہیں اونکا حافظ ہے اسکا نام ولایت ہے اور ان تحریری فرامین
کا نام نبوت اور رسالت ہے انکو جاری کرنے کا حکم ہے اور خادم کو پوشیدہ
رکھنے کا حکم ہے اسیواسطے نبی اور رسول پر اظہار معجزہ واجب ہے

اور وفات کے بعد اظہار کرامت فرض نہیں ہے جو ولی کرامت کو ظاہر کرتا ہے وہ
باذن اللہ کرتا ہے نبی اور رسول کو اذن ہوچکا اسی واسطے حکم ہے کہ شفاعت
کی بلا اذن رب کوئی نہیں کر سکتا اور حضرت کو ہوچکا اپنی حیات میں اور عالم برزخ
میں شفاعت کرتے ہیں چنانچہ تمام استغفار ہے اللہ نے فرمایا واستغفر لذنبک
دست کیونکہ واسطے پیر دنیا و دین کی دعا مانگو جو امر الٰہی ہو اسکا بجا لانا فرض ہے
جو فرض ادا کیا جاوے اسکی قبولیت میں شک کرنا کفر ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ
نے اول منظور کر لیا تب حکم بجا آوری کا فرمایا جو شخص احکام الٰہی پورے کرے
گا منظوری میں شک کرے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادعونی استجب
لکم تم پکارو مجھکو میں دونگا اور عیب دشمن کرو میں قبول کرونگا جتنی کرامات اولیاء
کے ہیں سب جواز دعا کا نتیجہ ہیں ایسے مردے کو زندہ کرنا یا ہستی کو [illegible] کرنا
یا کسی کو [illegible] بنادینا یہ سب کام خدا تعالیٰ کے ہیں ولی کی دعا ضرور [illegible] ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالق ہے اور ابراہیم خلیل علیہ السلام کو واللہ خلقکم وما
تعملون یعنی اللہ نے تمکو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو پیدا کیا پس ثابت ہوا کہ
بندہ کا فعل کام خدا کا اور حضرت غوث اعظم نے دعا کی اللہ تعالیٰ سے کشتی
غرق شدہ کو مع اہل کشتی زندہ و سلامت نکال دی اسمیں اعتراض شرعی نہیں
کیونکہ دعا کام بندہ کا ہے قبول کرنا کام خدا تعالیٰ کا ہے اسمیں انکار کرنا
سو جب انکار قدرت الٰہی کا ہے ایسا ہی درست دیکھنا اور [illegible]
کا ساتھ ایجاد اللہ کے ہے آدمی کوئی کام خود نہیں پیدا کرتا خالق الافعال
اللہ تعالیٰ ہے فقط بندہ کی کرامت اتنی ہے جو ارادہ کرے اور [illegible]
مطابق اللہ تعالیٰ وہ چیز پیدا کر دیتا ہے منکروں کا انکار اسواسطے ہے کہ وہ لوگ
میں کہ خدا تعالیٰ کو خالق الافعال نہیں جانتے ولی اور نبی کو خالق الافعال
سمجھ کر مشرک کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف صحابہ کو
سمجھایا [illegible] سمجھ گئے کہ بندہ کا سبب فعل ہے اور خدا تعالیٰ خالق ۳